السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے سورہ مریم کی آیات نمبر ۷۱۔ ۷۲ پڑھیں جویوں ہیں ۔ بسم اللہ الرحمن :

وَاِن مِّنکُم اِلَّا وَارِدُہا کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتمًا مَّقضِیًّا ٥ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِینَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِینَ فِیہَا جِثِیًّا

(اور تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو جہنم پروارنہ ہو۔ یہ بات تمہارے پروردگار پر لازم اور طے شدہ ہے ۔ پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے ۔ ‘‘ (مریم : ۷۱۔ ۷۲ ’’

میں چاہتا ہوں کہ اس آیت کریمہ اور بالخصوص ورود کے معنی سمجھوں ۔ میں نے ابن رجب حنبلی کی کتاب میں پڑھا وہ کہتا ہے کہ ائمہ نے وررد کی تفسیر میں اختلاف کیا ہے ۔ تو کیا ورود کا معنی دوزخ میں داخل ہونا ہے ۔ یعنی مومن اور کافر سب جہنم میں داخل ہوں گے ۔ پھر اللہ تعالیٰ مومنوں کو دوزخ سے نجات دے گا ۔ یا اس لفظ سے مقصود محض اس صراط (راستہ) (پل) پر چلنا ہے جو تلوار کی دھار کی طرح ہوگا۔ پھر پہلا گروہ تو بجلی کی طرح (برق رفتاری سے) اس پر سے گزر جائے گا دوسرا ہوا کی رفتار گھوڑے اور چوتھا تیز رفتار اونٹ اور جانوروں کی رفتار سے گزر رہے ہوں گے اور فرشتے کہہ رہے ہو گے ۔ اے پروردگار! انہیں سلامت رکھ، انہیں سلامت رکھ ۔
حنان ۔ ا ۔ المنطقہ ۔ الوسطی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول احادیث صحیحہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ورود سے مراد صراط (پل) کے اوپر سے گزارتا ہے جو جہنم کی پشتپ پر رکھا جائے گا ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اس سے پناہ میں رکھے ۔ لوگ اس پر سے اپنے اعمال کی مناسبت سے گزریں گے جیسا کہ ان احادیث میں مذکور ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 43

محدث فتویٰ